بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاحد

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۵ رجب ۱۳۸۸ھ ۲۹ تبوک ۱۳۴۷ش ۲۹ ستمبر ۶۸ء	نمبر ۲۱۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اصل میں ربّ العزّت کے حضور ایک دُعا ہے

اس دُعا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں ربّ العزّت سے دُعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائیگی۔ اس سے پہلے جیسی کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ:۔

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤنگا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں جا نہ ملوں

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دیگی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱-۳۲۲)

97

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۸ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ کل دن کے وقت تو بہتر رہی مگر گزشتہ رات سخت چکر کا دورہ ہوا اور رات بے خوابی میں گزری۔ ۴ بجے بمشکل آنکھ لگی۔ تاہم گہری نیند نہ آ سکی۔ آج صبح سے سر گھوم رہا ہے اور کمزوری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۲۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں اس امر کو وضاحت سے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے امت مسلمہ کو وجود واحدی حیثیت سے پیدا کیا ہے۔ جس کی روح خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص نظام کے ماتحت ایک نئی زندگی عطا کی ہے اور انہیں اپنی رحمت خاص کا وارث بنایا ہے جو شخص اپنے آپکو اس وجود سے منقطع کرتا ہے اور اپنے آپکو کچھ سمجھتا ہے اور اس کا اعلان کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ ہر قسم کی برکتوں سے محروم ہو گیا۔ خطبہ کے دوران حضور نے اس نظام پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی جس کے تحت امت مسلمہ وجود واحد کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کی وارث بنتی ہے۔ حضور نے واضح فرمایا کہ یہ نظام امت کی مغفرت کے لئے خدائی حکم کے ماتحت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں، فرشتوں کی دعاؤں اور ایک دوسرے کے لئے افراد امت کی استغفار اور ان سب دعاؤں کی مجموعی تاثیر اور قبولیت پر مشتمل ہے۔

ضروری تصحیح

ڈھاکہ سے آمدہ ایک اطلاع کی بناء پر یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی کہ میرے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے اور اس کا ۲۱ تبوک ۱۳۴۷ہش مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء کے الفضل میں صفحہ اول پر اعلان بھی کر دیا گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس اطلاع کو غلط سمجھ لیا گیا ہے۔ وہ اطلاع مکرم میر مسعود احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی مبارک باد سے تعلق تھی مگر غلطی سے نتیجہ لیا گیا کہ میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ خاکسار مرزا نعیم احمد افسر امانت تحریک جدید

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ تبوک ۱۳۴۷ش

اتحاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ تبوک ۱۳۴۷ش کو خطبہ جمعہ میں آیہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

و دیگر آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود جماعت مومنین کے حق میں بمنزلہ روح کے ہے۔ جماعت آپ کے لئے دعائیں کرتی ہے آپ خود اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے جماعت کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اس لئے جماعت مومنین کا ہر فرد جو دعا بھی کرتا ہے وہ اس کی انفرادی دعا نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ پوری جماعت اور فرشتوں کی دعا کے طور پر اللہ تعالےٰ کے حضور میں پہنچتی ہے۔ اس لحاظ سے جماعت مومنین ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے والی ایک عالمگیر برادری ہے۔ کسی ایک شخص کی دعا بھی اس جماعت میں سے اس کی انفرادی دعا نہیں ہوتی۔ اس لئے جماعت مومنین میں سے کسی فرد کا یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ یہ کہے کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں جو دعا بھی قبول ہوتی ہے وہ پوری جماعت اور فرشتوں کی دعا کی شکل میں قبول ہوتی ہے۔" (الفضل ۲۲ تبوک)

اس سے واضح ہے کہ ایک ادنےٰ مومن سے لے کر اللہ تعالےٰ کی ذات پاک تک کس طرح ایک روحانی سلسلہ مربوط ہے۔ ہم کو اللہ تعالےٰ نے جو دعائیں الحمد شریف میں اور دوسری آیات میں سکھائی ہیں تقریباً ان سب میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اسلام ایک نہایت مربوط اور روحانی نظام ہے جو اللہ تعالےٰ کے حضور تک ایک پیوستہ زنجیر کی طرح چلا جاتا ہے۔ اور ہم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کے علاوہ تمام مومنین جو آج تک ہوئے ہیں اور جو آئندہ ہوں گے شامل ہیں اور درود دراصل اپنے لئے بلکہ تمام مومنین کے لئے بھی جذب برکات کا ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ درود شریف ایک سیڑھی ہے جس کے ذریعہ ہماری دعائیں اللہ تعالےٰ کے حضور باریاب ہوتی ہیں۔ اس سے ہم کو علم ہو جاتا ہے کہ جہاں مسلمانوں کے لئے انفرادی تقوےٰ کی اولین ضرورت ہے وہاں ان کے لئے اجتماعی سلسلہ کو مضبوط ترین رکھنے کی ضرورت ہے اور مسلمان جو کام کرتے ہیں اس کے انفرادی پہلو کے ساتھ اجتماعی مفاد بھی پیوستہ ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کے تمام ارکان میں اجتماعی نظام کی نگہداشت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ نماز کو لے لیجئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ نماز سے انفرادی طور پر بھی اصلاح و تہذیب نفس ہوتی ہے لیکن باجماعت نماز میں یہ حکمت ہے کہ یہ اصلاح و تہذیب نفس جماعت کے تمام افراد کے ساتھ بھی مربوط ہے اور اسی وجہ سے باجماعت نماز کا زیادہ ثواب رکھا گیا ہے۔

اس سے ہم یہ بھی سیکھ سکتے ہیں کہ نظام کی پابندی ایک مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ نظام خواہ دنیوی ہو۔ یا روحانی بغیر اس کے کہ ہر فرد اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے کام کی حد تک پورے نظام کا ایک پرزہ بنا رہے۔ وہ کام باحسن طریق سرانجام نہیں ہو سکتا۔ جس کے لئے وہ قائم کیا گیا ہے۔ جس طرح مشین کا ایک پرزہ اپنی جگہ کام سرانجام دینے کے بعد مشین میں جہاں اس کو فٹ کیا گیا ہے۔ اس پر قائم نہ رہے تو تمام مشین ناکارہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی نظام کا کوئی فرد اپنی جگہ نظام کی پابندی نہ کرے تو نظام بگڑ جاتا ہے اور جس کام کے سرانجام دینے کے لئے نظام قائم کیا گیا ہے اس میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انگریزی میں کسی دفتر کے کام میں کام کرنے والے پر لازمی قرار دیا گیا ہے کہ اس نے نظام کے بیڈ تک جو بات پہنچانی ہو وہ proper channal کے ذریعہ پہنچائے اور چھلانگ لگا کر بیچ کی کڑیاں چھوڑنے کی کوشش نہ کرے۔

آج مسلمانوں میں جو انتشار ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے الٰہی سلسلہ کی پیروی کو چھوڑ دیا ہے اور عضو عضو الگ ہو گیا ہے۔ اگرچہ آج دانشمند مسلمان اسلامی نظام کے تقاضوں سے بخوبی واقف ہے مگر وہ ساتھ ہی موجودہ حالات سے مایوس ہے کیونکہ مسلمانوں میں مختلف مکاتب ہیں جو بجائے دشمنوں سے ایک محاذ پر جمع ہو کر مقابلہ کرنے کے باہم دست و گریبان ہیں۔ یہ حالت واقعی افسوسناک ہے۔ تاہم باوجود نظریاتی اختلافات کے تمام مسلمانوں میں بنیادی اصول یکساں ہیں۔ اختلافِ رائے تو انسانی فطرت ہے۔ تاہم اصولی یکسانی ہو تو اس بنیاد پر اتحاد ہو سکتا ہے۔ اس کا نمونہ بھی قرآن کریم میں پیش کیا گیا ہے کہ اہل کتاب کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ متفقہ مسائل کی بناء پر مسلمانوں سے اتحاد کر لیں۔ جب اہل کتاب سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ تو مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اس نمونہ پر کیوں اتحاد نہیں ہو سکتا؟

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دعاؤں کی قبولیت

" عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْھِنَّ۔ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَۃُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ"

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے خلاف دعا

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
— خود خرید کر پڑھے —

94

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

حقیقی فلاح وہی پا سکتا ہے جو قرآن کریم کے نور سے حصّہ لے

قرآنی انوار سے حصّہ لینے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرو

ربوہ ۳۰ وفا ۱۳۴۷ ہش (۳۰ جولائی ۱۹۶۸ء) چھ بجے شام دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء کو نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے دعوتِ چائے دی گئی۔ اکل و شرب کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب منصور نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم درثمین الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت) نے کلاس کے نگران کی حیثیت سے کلاس کے کوائف پر مشتمل مختصر رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب کا متن درج ذیل ہے :۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان کے ہاتھ میں

جس قدر بھی کتابیں ہیں ان میں سے سوائے قرآن کریم (یا قرآن کریم کی تفسیر کے) کسی کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں کتاب کے علوم انسان کو خدا کا مقرب بنا دیتے ہیں کیونکہ کتابیں لکھنے والوں نے اپنے علم کے مطابق اپنے علم کو کاغذ پر تحریر کیا اور علمی لحاظ سے انسان کو ان کا فائدہ بھی پہنچا لیکن جو علوم قرآن کریم سے تعلق رکھتے ہوں یعنی یہ کتاب عظیم جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔ یا اس کی تفسیر جو خدا کے مطہر بندے کرتے آئے ہیں ان کو ہم صرف علومِ قرآنی نہیں کہتے بلکہ انوارِ قرآنی بھی کہتے ہیں اس لئے روحانی اور مادی لحاظ سے جس کو جتنا علم اس کتاب کا حاصل ہو جائے اسی حد تک اس کے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نور پیدا ہو جاتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہدایت کی راہیں اس کے لئے روشن ہو جاتی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ اس کتاب عظیم کا تعلق عمل کے ساتھ ہے۔ صراطِ مستقیم کو پا لینے اور پھر اس پر چل کر خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کے ساتھ ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم کی تعلیم کو محض علوم کے رنگ میں حاصل کرے اور اس سے فائدہ نہ اٹھائے اور اس کے نور سے حصّہ نہ لے تو اس کا یہ علم اس کے لئے جنت نہیں خرید سکتا۔

اس لئے مَیں اپنے
بچوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

کہ ہم قرآن کریم کا علم اس لئے حاصل نہیں کیا کرتے کہ ہمیں محض کچھ علم حاصل ہو جائے۔ ہم قرآن کریم کا علم اس لئے حاصل کرتے ہیں کہ عمل کی راہیں ہمارے لئے آسان اور روشن ہو جائیں۔ اس وجہ سے ہم میں سے ہر ایک کے دل میں یہ عزم قائم رہنا چاہیئے کہ ہم نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔

دُنیا ہمیں جو مرضی ہے سمجھے۔ وہ ہمیں بیوقوف سمجھے۔ ہماری ہنسی اڑائے ہمیں پرانے زمانہ کا انسان سمجھے۔ وہ جو مرضی ہے سمجھتی رہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ حقیقی سکون اسے ہی ملتا ہے جو قرآن کریم کی روشنی میں اپنی زندگی کے دن گزارے اور

حقیقی فلاح وہی پاتا ہے

جو قرآن کریم کے نور سے حصّہ لیتا اور قرآن کریم کی بتائی ہوئی صراطِ مستقیم پر ہمّت کے ساتھ اور عزم کے ساتھ اور جوش کے ساتھ اور پیار کے ساتھ اور محبّت کے ساتھ اور ایک تڑپ کے ساتھ گامزن رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

اب مَیں دعا کرا دیتا ہوں

ایک دعا اس سلسلہ میں اور بھی ہوگی اور وہ سب طلبہ طالبات کی ہوگی کیونکہ اس وقت یہاں آدھی کلاس ہے بلکہ آدھی سے بھی کم ہے پاس ہونے کے لحاظ سے ۲/۵۔ ہمارے زمیندار بھائی جو محاورہ استعمال کرتے ہیں "پنج دو ونجی" کا یہی صورت یہاں ہوئی ہے پاس ہونے کے لحاظ سے تین حصّے تو ہماری طالبات لے گئی ہیں اور دو حصّے صرف آپ کو ملے ہیں۔ ہے تو یہ بڑی شرم کی بات لیکن اس وقت مَیں آپ کو الوداع کہہ رہا ہوں اس لئے مَیں آپ کو شرم نہیں دلاؤں گا آپ ہی آپ آپ کے دل میں احساس شرم پیدا ہو جائے تو اور بات ہے۔

بہرحال اس وقت دعا کرتے ہیں اللہ ہمیں اپنے فضل سے توفیق دے کہ

ہم قرآنی انوار سے حصّہ لیں

اور اس کے بتائے ہوئے طریق پر اپنی زندگیوں کو چلائیں۔ ایک دعا مغرب کے بعد مسجد میں ہو جائے گی انشاء اللہ۔ اب دوست دعا کر لیں۔

(اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی)

حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل مرحوم

(مکرم شیخ منور شمیم صاحب خالد ایم اے ربوہ)

(۲)

خلافتِ ثانیہ کا بابرکت دَور شروع ہوا تو حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۱۶ء میں آپ کو قادیان میں طلب فرمایا۔ آپ فوراً اپنی پرائیویٹ پریکٹس کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر قادیان آ گئے اور پھر عمر بھر خدمتِ دین میں ہمہ تن مصروف رہے ۱۹۱۹ء میں جب حضورؓ نے صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام فرمایا تو آپ کو ناظم قضا مقرر فرمایا۔ بعد ازاں بطور مشیر قانونی آپ کا تقرر ہوا سالہا سال تک اس نہایت اہم اور نازک فریضہ کو انتہائی محنت سے سرانجام دیتے رہے۔ اپنے فرائض منصبی کی خاطر آپ نے اپنے ہر آرام حتی کہ بروقت کھانے پینے اور سونے کے لوازماتِ زندگی کی بھی کبھی پرواہ نہ کی اور بالکل بے نفس ہو کر ساری زندگی قابلِ رشک خدمات بجا لاتے رہے۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا کہ صبح کو گھر سے کوئی چیز لانے کے لئے بازار جا رہے ہیں راستہ میں ہی آپ درپیش مقدمات کے مختلف پہلوؤں کے بارہ میں سوچتے جا رہے ہیں اور کوئی نیا نکتہ ذہن میں ابھرا اور پھر آپ کا احساس فرض منصبی آپ کو بازار کی بجائے دفتر لے گیا۔ وہاں آپ اہم قانونی نکات نوٹ کرنے یا اسی تعلق میں دوسرے اہم کاموں میں ایسے منہمک ہوتے کہ بغیر کھاتے پیتے سارا دن مصروف رہنے کے بعد شام کو گھر واپس لوٹتے۔

مقدمات کی تیاری کے سلسلہ میں آپ کی محنت توجہ اور انہماک ضرب المثل تھا آپ کسی مقدمہ کے مثبت اور مضبوط پہلوؤں پر ہی نگاہ نہیں رکھتے تھے بلکہ ہمیشہ یہ کوشش کرتے کہ مقدمہ کے کمزور پہلوؤں کو ثبوت اور دلائل سے مضبوط کر کے عدالت میں داخل ہوں۔ ہمارے ایک بزرگ نے پرانے دنوں کی یادیں تازہ کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ مکرم مولوی صاحب مقدمہ کی تیاری اور پیروی کرتے ہوئے اپنی کلی توجہ اور انہماک کے باعث مقدمہ سے یوں چمٹ جاتے تھے کہ فریق مخالف کے بڑے قابل اور ہوشیار وکیل بھی آپ کی بحث اور دلائل سے بچ کر نہیں نکل سکتے تھے۔ آپ کے ایک اور رفیق کار بیان کرتے ہیں کہ غالباً ۱۹۳۷ء ۳۸ میں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں انہیں آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ مقدمہ بٹالہ کی عدالت میں پیش تھا صرف ایک سال کے عرصہ میں ایک سو گیارہ دفعہ عدالت کی نشست ہوئی۔ باوجود اسکے کہ آپ کا قادیان میں مکان اسٹیشن سے بہت دور تھا لیکن ہر صبح ۵ بجے کی گاڑی سے بٹالہ جانے کے لئے مجھ سے پہلے پہنچ جاتے۔ شام چار بجے جب عدالت برخاست ہوتی تو ساڑھے چار بجے کی ٹرین سے واپس قادیان آتے۔ اگر کبھی گاڑی چھوٹ جاتی تو پھر رات نو بجے والی گاڑی سے واپسی ہوتی۔ اس عرصہ میں آپ ہمیں قریب کی ایک چھوٹی سی مسجد میں لے جاتے اور نمازیں ادا کرکے وہیں چھوٹے سے دِیئے کی روشنی میں مقدمہ کی تیاری شروع کر دیتے سال میں ایک سو گیارہ پیشیاں ہوئیں لیکن آپ کبھی لیٹ یا بغیر تیاری عدالت میں نہیں گئے۔

اپنی قانونی مصروفیات میں سے جب فراغت کے لمحات میسر آتے تو آپ علمی تحقیق و تصنیف میں مشغول ہو جاتے اور اس طرح اعلیٰ پایہ کا علمی و مذہبی لٹریچر پیدا کیا آپ کی تصنیف کردہ کتب میں مندرجہ ذیل لٹریچر خاص طور پر قابل ذکر ہے:۔

۱۔ "بہائی مذہب کی حقیقت"
۲۔ "نعم الوکیل"
۳۔ "جماعتِ مبائعین کے عقائد صحیحہ"
۴۔ "التشریح الصحیح"
۵۔ "جواب کلمہ فضل رحمانی"

کتاب "نعم الوکیل" ایک قسم کی مذہبی ریفرنس بک تھی جو کسی زمانہ میں ہر مبلغ و مربی سلسلہ کے پاس موجود رہتی تھی کتاب "بہائی مذہب کی حقیقت" احمدیہ لٹریچر میں وہ پہلی تحقیقی کتاب تھی جس میں بہائی مذہب کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ مرحوم کی سب کتب اعلےٰ پایہ کا تحقیقی مرقع ہوتی تھیں ادبی نقطہ نگاہ سے آپ کی اردو تحریر کو بلند مقام حاصل تھا۔ دستخط بہت خوش خط اور پختہ تھا۔ ہندوستان کے ایک مشہور ادیب مولانا عبدالحلیم شرر نے آپ کی کتاب "بہائی مذہب کی حقیقت" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کی اردو تحریر کسی اہل زبان کی تحریر معلوم ہوتی ہے اور یقین نہیں آتا کہ لکھنے والا پنجاب (پنجابی) سے تعلق رکھتا ہے۔ موازنہ مذاہب کے سلسلہ میں اگر آپ کو اپنی کتب میں درج کرنے کے لئے کسی حوالہ کی ضرورت پڑتی تو ہمیشہ نہایت احتیاط سے اصل ماخذ نکال کر خود مطالعہ کے بعد اپنی کتب میں درج کرتے کسی دوسرے واسطہ کے ذریعہ حوالہ درج کرنے کے خلاف تھے حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ نے بھی مرحوم کی اردو تحریر کو ادبی پہلو سے ممتاز قرار دیا ہے۔

مرحوم بہت وضعدار نفاست پسند، اپنوں اور غیروں کے کام آنے والے تھے۔ مہمان نوازی سے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے بہت پیار اور عزت سے ملتے۔ سنجیدہ علمی ذوق اور شغل کے ساتھ ساتھ آپ کی گفتگو زندہ دلی کی حامل بھی ہوتی تھی۔ بہت حلیم الطبع تھے کسی کی ذرا سی تکلیف بھی بے چین کر دیتی تھی۔ بہت صابر بزرگ تھے۔ چہرہ پر ہمیشہ اطمینان اور صبر و سکون کی جھلک نمایاں رہتی۔ ابتداء میں پرائیویٹ وکالت شروع کی تو بھی اپنا قومی لباس پہنتے اور چار پانچ پگڑیاں تیار رہتیں جو آپ صبح و شام اہتمام سے بدلتے۔ بعد میں جب حضرت المصلح الموعودؓ نے قادیان طلب فرمایا اور مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے تو آپ کے پاس اگرچہ ایک ہی عمامہ ہوتا لیکن اسے درست کر کے ضرور رکھتے تھے۔ بہت غیرت مند اور بے نفس انسان تھے دنیاداری کی کوئی بات ان میں نہ تھی صدر انجمن کی ملازمت سے جب ریٹائر ہونے کے قریب تھے تو اس وقت آپ کی تنخواہ ڈیڑھ صد روپیہ کے لگ بھگ تھی۔ حضرت المصلح الموعودؓ کو جب آپ کی اتنی کم تنخواہ کا علم ہوا تو حیران ہوئے اور اس تنخواہ کو تقریباً دگنا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی سہولت کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ تھوڑے عرصہ بعد جب آپ ریٹائر ہوئے تو جتنی تنخواہ آپ لیتے رہے تھے اتنی ہی پنشن مقرر ہو گئی۔ اس پر آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا لیکن اپنی قلیل تنخواہ ہونے کا اظہار کبھی نہ کرتے تھے۔ اپنے جائز حق کے حصول کے لئے بھی اپنی زبان کھولنا گوارا نہ کرتے تھے۔

وفات سے دو تین ماہ قبل آپ بیمار رہنے لگے۔ مقدور بھر علاج کے باوجود جسمانی کمزوری بڑھتی گئی ویسے آخری وقت تک آپ کے اعضاء دل دماغ حافظہ بینائی اور شنوائی صحیح طور پر کام کرتی رہی۔ اگرچہ آخری دنوں میں کمزوری انتہا کو پہنچ گئی اور آپ کی قوتِ گویائی جواب دے گئی تھی۔ ۲۹ ہجرت (مئی) کی صبح کمزوری نقاہت اور گھبراہٹ بہت بڑھ گئی۔ آپ نے اشارہ سے کاغذ پنسل طلب کیا اور مشکل سے کاغذ پر شکستہ تحریر میں السلام علیکم لکھا۔ اسی دن تین بجے بعد دوپہر آپ ۸۵ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ۳۰ ہجرت کو صبح آٹھ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر قبر تیار ہونے پر باوجود ناسازیٔ طبع کے حضور ایدہ اللہ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی وفات سے ہمیں اپنے ایک نہایت مشفق اور پیار کرنے والے ہمیشہ ہی دعائیں دیتے رہنے والے بزرگ وجود سے محروم ہونا پڑا۔ پچھلے کچھ عرصہ میں ہمارے خاندان میں سے بہت سے بزرگ مدعِ مفارقت دے گئے۔ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی، حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحب اور حضرت ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب آنریری مبلغ بورنیو۔ اور اب حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل خدا کے حضور پہنچ گئے اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کے درجات بلند فرماتا رہے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور اسلام و احمدیت کا سچا خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

افسوسناک وفات

میرا لڑکا عزیزم نور حسن طاہر بعمر ۱۲ سال مورخہ ۲۴/۹ کو بوقت آٹھ بجے شام چند یوم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر مولائے حقیقی سے جا ملا یہ بچہ نہایت ہمدرد اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والا تھا تمام بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار احمد حسن سکردو

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عرصہ زیرِ رپورٹ ۱۶ تا ۲۲ تبوک اس سلسلہ میں سات سَو گیارہ روپے کے وعدے وصول ہوئے ہیں اور چھ سَو سات روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا ۲۲ تبوک تک اس مد میں کل وصولی چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار آٹھ سَو اڑتیس روپے کی ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔

وعدہ کی ہوئی رقم میں سے احمدی مستورات کے ذمہ ابھی مزید تینتیس ہزار ایک سَو باسٹھ روپے قابلِ ادا ہیں۔ یہ کوئی اتنی بڑی رقم نہیں کہ اسکے ختم کرنے کے لئے زیادہ لمبا انتظار کیا جائے۔ اگر لجنات کی تمام عہدہ دار اور سب احمدی بہنیں مل کر کوشش کریں کہ ہر بقایادار اپنا بقایا ادا کر دے اور جو بہنیں اپنا وعدہ پورا کر چکی ہیں وہ بھی اس شکرانہ کے طور پر کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو مسجد بنانے کی سعادت عطا فرمائی کچھ اَور اس مد میں ادا کریں تو جلد از جلد یہ رقم پوری ہو جائے۔ انشاءاللہ۔

ابھی خاصی تعداد ایسی خواتین کی ہے جنہوں نے ایک پیسہ بھی اس سلسلہ میں نہیں دیا ان سے چندہ لینے کی کوشش کی جائے۔ خود تمام ایسی بہنوں کو جو اب تک اس سعادت سے محروم ہیں خیال چاہیئے کہ ایک نیکی کرنے کا موقعہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو ملا لیکن ابھی تک انہوں نے حصہ نہیں لیا۔ معلوم نہیں پھر ان کو موقع ملتا ہے یا نہیں اس لئے ابھی وقت ہے کہ وہ اس میں حصہ لے لیں۔

حال ہی میں ایف۔اے اور بی۔اے کے نتائج نکلے ہیں سب کامیاب ہونے والی طالبات کو مبارک ہو انہیں چاہیئے کہ اپنی کامیابی کی خوشی میں خانہ خدا تعالےٰ کے لئے جلد از جلد چندہ بھجوائیں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کیلئے موعودہ عطیہ کی دُگنے اضافہ کے ساتھ ادائیگی

محترم کرنل ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین صاحب نے لاہور چھاؤنی سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں ابتداءً دو ہزار روپیہ عطیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس میں سے ایک ہزار روپیہ آپ نے اوائلِ تحریک میں ہی ادا فرما دیا تھا بعد میں آپ نے مزید تحریک پر وعدہ میں اضافہ فرمایا تھا اب آپ نے پانچ ہزار روپیہ کا چیک عطیہ میں بھجوایا ہے جس سے آپ کا عطیہ ابتدائی وعدہ چھ ہزار ہو گیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ کرنل صاحب موصوف کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے حصۂ وافر عطا فرماوے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اعلان

محترمہ امۃ العزیز فرحت صاحبہ لائل پور کا پرچہ امتحان تعلیم القرآن کلاس بعد میں موصول ہوا ہے آپ نے ۷۰/۱۵۰ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت) ربوہ)

وقفِ جدید کے چندے کے متعلق ایک نہایت ضروری ہدایات

بنک ڈرافٹ کے علاوہ دفتر وقفِ جدید کو براہِ راست تفصیل بھجوائیں

ایک نہایت ہی ضروری امر جو جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال/ وقفِ جدید کے نوٹس میں لانا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بعض جماعتیں اپنا چندہ بذریعہ بنک ڈرافٹ افسر صاحب خزانہ کے نام ارسال کرتی ہیں مگر وہ دفتر وقفِ جدید کو براہِ راست اس امر کی اطلاع نہیں کرتیں کہ انہوں نے فلاں تاریخ کو یہ ڈرافٹ بھجوایا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں دفتر کی طرف سے یاددہانیاں جاتی رہتی ہیں کہ آپ کا فلاں ماہ کا چندہ تاحال موصول نہیں ہوا۔ ادھر سے جماعتوں کی طرف سے عموماً یاددہانیوں کا کوئی جواب نہیں آتا۔ غالباً اس خیال کے پیشِ نظر کہ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے بنک ڈرافٹ اور اس میں تفصیل بھجوا دی ہوئی ہے اور وہ متعلقہ دفتر کو مل چکی ہو گی۔ اس لئے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

یہ طریق صحیح نہیں ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے اور متعلقہ شعبوں کو مختلف کوائف کی ضرورت ہوتی ہے جن کا بروقت اندراج ضروری ہوتا ہے۔ اگر اندراجات بروقت نہ ہوں تو خود جماعتوں کے افراد کو شکوہ ہوتا ہے کہ ان کی رقوم کا صحیح اندراج نہیں ہوا۔

لہٰذا یہ نہایت ضروری ہدایت نوٹ کی جائے کہ جب صدر صاحبان یا سیکرٹریان وقفِ جدید بذریعہ بنک ڈرافٹ اپنا چندہ بھجوائیں تو ڈرافٹ کے علاوہ ایک علیحدہ لفافے میں اس رقم کی تفصیل دفتر وقفِ جدید میں ارسال فرماویں جس میں یہ صراحت ہو کہ فلاں صاحب کی اس قدر رقم بھیجی گئی ہے۔ اس صورت میں فائدہ یہ ہو گا کہ دفتر ایسی جماعتوں کو یاددہانی نہیں بھیجے گا اور ڈرافٹ کے وصول ہوتے ہی فوراً ایسے اصحاب کے نام کے سامنے ان کی رقوم کا اندراج ہو جایا کرے گا۔ انشاءاللہ العزیز۔

(ناظم مال وقفِ جدید صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۲۶ وفا کو بعد نماز مغرب انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں۔ مکرم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری نے اپنے بیٹے لطیف الرحمان صاحب طارق کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثرت سے بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم لطیف الرحمان صاحب طارق کا نکاح ۸ ظہور کو بمقام کراچی محترمہ ثریا جبیں صاحبہ بنت مکرم چودھری عنایت اللہ صاحب کراچی کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر ہوا تھا۔ ۲۱ ماہ وفا کو کراچی میں ہی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی۔ دولہا اور دلہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

آمین

خدام کو چاہیئے کہ سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء/ اکتوبر میں شامل ہو کر اسکی روحانی برکات سے حصہ لیں
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۹۲

میں محمد معین الدین ولد محمد شمس الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر چونتیس سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن محبوب نگر ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر (آندھرا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد صرف ایک پختہ مکان نمبر ۵۰۴۲- واقع محبوب نگر خاص قیمتی ڈیڑھ ہزار روپے ہے اور میرا گزارہ محکمہ پولیس کی ملازمت پر ہے جس میں بچانوے روپیہ ماہوار مشاہرہ پا رہا ہوں۔ میں اس جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت آئندہ پیدا کردہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پر بھی حاوی ہوگی۔ میں اپنی جائیداد اور آمد کے متعلق ہر سال مطلع کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وباللہ التوفیق۔ اللّٰھم اجعلنی راضیًا و ارض عنی آمین۔

العبد:۔ محمد معین الدین احمدی

گواہ شد:۔ ملک صلاح الدین ایم اے قادیان نزیل محبوب نگر۔

گواہ شد:۔ محمد معین صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین وکیل المال تحریک جدید نزیل محبوب نگر

وصیت نمبر ۱۳۶۹۵

میں زہرہ بی زوجہ سیٹھ محمد علی صاحب الکوری مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر (آندھرا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں نہ زیور ہے۔ البتہ مہر خاوند کے ایک حادثہ میں شہید ہونے کے بعد مجھے دس ہزار روپیہ ان کی جائیداد سے ملا۔ جو میرے پاس موجود ہے اور اسے تجارت پر لگایا

ہوا ہے اور اس سے مجھے بارہ صد روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی کہ بانقساط حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کردوں میری آمد اور جائیداد میں کوئی تبدیلی ہوئی تو اس سے دفتر کو مطلع کرتی رہوں گی۔ آئندہ جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری پیدا ہو یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وباللہ التوفیق و تقبلنا منا ترضیٰ۔ آمین۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا۔ زہرہ بی

گواہ شد:۔ مکرم حسن محمد صاحب کلاں سیکرٹری مال (برادر موصیہ) جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔

گواہ شد:۔ مسٹر محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔

(کاتب الحروف) ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان نزیل چنتہ کنٹہ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۹۳

میں نورجہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبد الحفیظ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر (آندھرا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں، میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ پانصد روپیہ

۲۔ زیور طلائی قیمتی تین صد روپیہ (ایک ٹکی وزنی ایک تولہ اور بالیاں وزنی ایک تولہ)

میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری وفات پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں کوشش کروں گی کہ بالاقساط حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین یا رب العالمین

الامۃ:۔ نورجہاں بیگم

گواہ شد:۔ محمد معین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

گواہ شد:۔ محمد عبد الحفیظ صاحب خاوند موصیہ پیش امام مسجد احمدیہ چنتہ کنٹہ حزورد ضلع محبوب نگر۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال تحریک جدید نزیل چنتہ کنٹہ خورد

رعایتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جن دوستوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔ محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

فہرست کتب

۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ایڈیشن آرٹ پیپر قیمت ۱/۵۰

۲۔ کشتی نوح " " " " ۰/۷۵

۳۔ تبلیغ ہدایت " حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ " ۲/۲۵

۴۔ چالیس جواہر پارے " " " ۰/۵۰

۵۔ " " " اعلیٰ کاغذ " ۱/-

۶۔ الحجۃ البالغۃ " " " ۰/۶۲

۷۔ چار تقریریں (دلپذیر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام " ۲/۰

۸۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) ایڈیشن آرٹ پیپر ۱/۲۵

۹۔ " " " سفید کاغذ ۰/۸۸

۱۰۔ تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد " ایڈیشن آرٹ پیپر ۲/-

۱۱۔ مقام خاتم النبیین (تصنیف خاکسار قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ ۱/۵۰

۱۲۔ شان مسیح موعود " " " ۰/۵۰

۱۳۔ حافظ لکھوکے پوری کے وساوس کا ازالہ " " ۰/۵۰

۱۴۔ پارہ اول مترجم " " اعلیٰ کاغذ ۱/۵۰

۱۵۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ " " ۰/۵۰

۱۶۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء " ۱/۵۰

۱۷۔ " " ۱۹۶۲ء " ۱/۰۰

۱۸۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف " ۰/۵۰

۱۹۔ امام مہدی کا ظہور مصنفہ قریشی محمد اسد اللہ صاحب الکاشمیری " ۲/۰۰

۲۰۔ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ انصاف پسند اصحاب کی نظر میں " ۱/۵۰

شکریہ احباب

میرے بھائی محترم ڈاکٹر حاجی سید جنود اللہ صاحب کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے کثرت کے ساتھ میرے ساتھ اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کراچی از راہ شفقت تعزیت کا پیغام ارسال فرمایا۔ کئی افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر پر بھی تشریف لائے۔ میں تمام بزرگان سلسلہ اور جملہ احمدی بہنوں اور بھائیوں کا اپنی طرف سے اور جملہ افراد خاندان کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے تمام بہنیں اور بھائی برادرم مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ صاحبہ۔ بچوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیدہ فرخ خانم اہلیہ سید بشیر احمد شاہ صاحب ربوہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

قبل ازیں ۳۱ راگست تک بجٹ پورا کرنے والی مجالس خدام الاحمدیہ کی فہرست ۲۹ الفضل میں شائع کرائی جا چکی ہے۔ اب ۳۰ تبوک (ستمبر) تک سو فیصد ادائیگی کرنیوالی مجالس کی فہرست رسالہ خالد (ماہ اخاء) میں شائع کی جارہی ہے۔ رسالہ خالد میں اپنی مجلس کا نام محفوظ کرنے کے لئے اپنے چندہ جات ادائیگی پچیس تاریخ سے قبل ارسال کریں تاکہ وقت پر وصول کرکے فہرست میں اندراج کیا جا سکے۔ مہتمم مال (مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکوہ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور نفس کا تزکیہ کرتی ہے

پاکستان کی ترقی کیلئے متوسط طبقے کو خوشحال بنانا ضروری ہے

انڈسٹریل نمائش میں منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین جناب ایم۔ ایم احمد کی صدارتی تقریر

لاہور ۲۷؍ستمبر۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کو خوشحال۔ ترقی یافتہ اور مستحکم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے اندر متوسط طبقہ کو توسیع دی جائے۔ اور درمیانے درجے کے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے حکومت روزگار کے مساوی مواقع اور زیادہ سے زیادہ تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بات کل ایوان ہائے صنعت و تجارت کی فیڈریشن کے زیر اہتمام انڈسٹریل کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہی۔

مسٹر ایم ایم احمد نے کہا ہے کہ کسی معاشرے کو اس وقت تک استحکام حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا متوسط طبقہ مضبوط اور خوشحال نہ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان نے گزشتہ چند سالوں میں زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی ہے ترقیاتی منصوبوں کے ذریعہ روزگار کے کثیر مواقع فراہم کئے گئے ہیں جنہوں کو فروغ حاصل ہوا ہے لیکن تاجروں، صنعت کاروں، سرکاری اہلکاروں اور عوام کو چاہیئے کہ وہ ترقی کی اس دوڑ میں اخلاق کا دامن نہ چھوڑیں۔ انہوں نے بتایا کہ بسا اوقات ایک ترقیاتی معاشرے میں اخلاقی اقدار روبہ انحطاط ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان میں اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاقی قدروں کو بھی فروغ دیا جائے انہوں نے کہا کہ تاجروں کو مادہ پرستی سے گریز کرنا چاہیئے مسٹر احمد نے ملکی ترقی میں نجی صنعت کاروں اور تاجروں کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے پبلک سیکٹر میں ٦٠ فی صد ترقیاتی اخراجات کئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سرکاری شعبہ کو عوامی خدمت کی ایجنسی کی حیثیت حاصل ہے اور اس شعبے کے معیار کارکردگی میں جتنا اضافہ ہوگا۔ اسی قدر نجی شعبہ کی کارکردگی بھی بڑھ جائے گی۔

منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین نے بتایا کہ ترقیاتی منصوبوں کی وجہ سے پاکستان کی قومی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے اور ہماری فی کس آمدنی ۴۰۰ روپے ماہانہ تک پہنچ گئی ہے لیکن اس کے باوجود اگر سرمائے کا پھیلاؤ ہو اور متوسط طبقہ مضبوط ہو جائے۔ تو فی کس آمدنی میں مزید اضافہ ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ متوسط طبقہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ عام آدمی کے لئے سرمایہ کاری کے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں اور ایسی ہدیں قائم کی جائیں جن میں کم آمدنی والے لوگ پورے اعتماد سے سرمایہ لگائیں اور ان کو یقینی نفع حاصل ہو۔ اگر ان کے لئے نفع آور سکیمیں شروع کی جائیں تو معاشرے کی ترقی اور استحکام کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

مسٹر ایم ایم احمد نے زور دیا کہ ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے اعلیٰ سرکاری ملازمین اور تاجر طبقہ کے افراد کے درمیان رابطہ رہنا چاہیئے۔ ان کے میل جول سے خیالات کے تبادلہ میں سہولت ہوگی۔ جب یہ طریق کار رائج ہوگا۔ دونوں طبقوں کے درمیان ہر مسئلے پر نقطہ جرح کا ایک مفید سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

انہوں نے سرکاری حکام پر زور دیا کہ وہ اہم فیصلے کرنے سے قبل تاجروں کے نمائندوں سے مشورے کریں۔ کسی فیصلہ پر مؤثر عمل درآمد کے لئے اس قسم کی مشاورت ناگزیر ہے۔ اور کسی پالیسی کے اطلاق سے قبل پوری طرح سوچ بچار کر لینا چاہیئے انہوں نے کہا سرکاری پالیسی میں تسلسل قائم رہنا چاہیئے کیونکہ آئے دن پالیسی میں رد و بدل سے نظام تجارت بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

قرآن پاک کے نسخوں کی نمائش

اسلام آباد ۲۷؍ستمبر۔ قرآن پاک کے نسخوں کی ایک نمائش پاکستان ایران اور ترکی کے مشترکہ زیر اہتمام آئندہ جولائی کو استنبول میں ہوگی۔ یہ نمائش ۱۲؍جولائی ۱۹۶۹ء کو شروع ہوگی اور اس کا تعلق معاہدہ استنبول کی پانچویں سالگرہ سے بھی ہوگا۔ معاہدہ کی سماجی کمیٹی کا تین روزہ اجلاس یہاں ختم ہو گیا ہے۔ اس کمیٹی نے قرآن پاک کے نسخوں کی مشترکہ نمائش کا تفصیلی پروگرام وضع کر لیا ہے۔

آتشزدگی سے ایک کروڑ روپے کا نقصان

کراچی ۲۷؍ستمبر۔ پاکستان کے مال بردار جہاز منصور کو لورپول کی بندرگاہ میں قیام کے دوران آگ لگنے سے جو نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ پاکستان کی جہازران کمپنی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ نقصان کا اندازہ لگانے پر کچھ روز بلکہ ہفتے لگیں گے اور اس مقصد کے لئے سارے جہاز کو خالی کرنا پڑے گا ترجمان نے اس بات سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے کہ جہاز کے کسی اور حصہ میں بھی آگ لگی تھی۔ اس جہاز میں سب سے زیادہ مال کپاس اپٹ سن اور سوتی کپڑے کی گانٹھیں تھیں۔

گنے کی قیمت خرید مقرر کر دی

سرگودھا ۲۷؍ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے شوگر سیکٹر یز کنٹرول ایکٹ کے تحت نئے سال کے لئے صوبہ بھر میں گنے کی قیمت خرید مقرر کر دی ہے۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق ۶۹-۱۹۶۸ء میں گنے کی قیمت خرید فیکٹری کے دروازے پر دو روپے ۵ پیسے فی من اور خریداری مراکز پر ڈھائی روپے فی من مقرر کر دی گئی ہے۔

قومی عجائب گھر کے قیام کا کام جاری ہے

لاہور ۲۷؍ستمبر۔ اسلام آباد میں قومی عجائب گھر ایوب نگر میں مرکزی عجائب گھر اور حیدرآباد میں آثار قدیمہ کا عجائب گھر قائم کرنے کا کام پوری رفتار سے جاری ہے محکمہ آثار قدیمہ کے ایک ذریعہ نے بتایا ہے کہ یہ عجائب گھر جدید فنی طریقوں پر قائم کئے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں آثار قدیمہ کے مراکز کی طرف ۱۹۵۸ء کے بعد توجہ دی جانے لگی ہے۔

حب جدوار ۱۰۰
جس کی تعریف
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۱؍تبوک ۱۳۴۷ ہش میں فرمائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی نسخہ کے مطابق نہایت احتیاط سے بنائی گئی ہیں۔ ذیابیطس، کثرت بول کے لئے نہایت مفید گولیاں ہیں جملہ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور فاد زہر ہیں۔
قیمت فی شیشی: تین روپے
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

میکسیکو کی ریاست چیاپس میں خوفناک زلزلہ

جولاد میکسیکو ۲۷؍ستمبر۔ میکسیکو کی جنوب مشرقی ریاست چیاپس میں کل خوفناک زلزلہ آیا۔ اس کے شدید جھٹکے ۲۶ منٹ تک محسوس کئے جاتے رہے۔ اس میں ۲۲ افراد ہلاک اور سینکڑوں بے گھر ہو گئے۔ زلزلہ مقامی وقت کے مطابق صبح ۴ بج کر ۳۹ منٹ پر آیا زلزلہ کے دوران میکسیکو اور گوئٹے مالا کو ملانے والی شاہراہ پر سمندر کا پانی چڑھ آیا اس کی سطح چھ فٹ بلند تھی۔

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن سٹال لگائے گا

کراچی ۲۷؍ستمبر۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ڈیکارا ما میں ایک سٹال لگائے گا۔ ڈیکارا ما میں ترقیاتی عشرہ کے دوران ملک میں ہونے والی ترقی کو پیش کرے گا۔ اٹامک انرجی کمیشن کے سٹال میں ماڈل چارٹ اور پاکستانی ماہرین نباتات کی دریافت کی ہوئی نباتات کے نمونے رکھے جائیں گے۔

ایرانی صحافیوں کا وفد ۳۰؍ستمبر کو پاکستان آرہا ہے

کراچی ۲۷؍ستمبر۔ ایرانی صحافیوں کا ایک چار رکنی وفد پاکستان کے گیارہ روزہ سرکاری دورے پر ۳۰؍ستمبر کو یہاں پہنچے گا۔ وفد میں روزنامہ "خوشہ" کے ایڈیٹر ڈاکٹر عسکری، روزنامہ "اطلاعات" کے ایڈیٹر مسٹر موجی عنقہ روزنامہ نمائندگان کے ایڈیٹر مسٹر حمید مولوی اور ہفت روزہ سحر کے ایڈیٹر سلیمان شیروانی شامل ہوں گے۔

زد جام عشق
مشہور و معروف نسخہ!
اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج ہے
قیمت مکمل کورس
ایک ماہ ساٹھ گولیاں بیس روپے ۲۰
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ہمدرد نسواں (لیکوریا گوئیا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف اپنی مدد کے لئے ہاتھ پھیلانا بڑی نادانی ہے

انسان کو کامیابی اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب وہ عزیز و حکیم خدا سے تعلق رکھے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" پھر فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن ہستیوں پر یہ لوگ انحصار رکھتے ہیں۔ ان کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ یہ لوگ تو نادانی اور کمزوری سے ان کو اپنی پناہ گاہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ پتھر کے بے جان بتوں کے آگے اپنے سر جھکا دیتے ہیں اور بعض دفعہ مردوں کی قبروں پر کھڑے ہو کر اُن سے دعائیں کرتے اور انہیں اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان ہستیوں کی کیا حقیقت ہے۔ بڑے سے بڑا زبردست بادشاہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک مچھر کے پر جتنی حقیقت بھی نہیں رکھتا چلتے چلتے اگر کسی کا ہارٹ فیل ہو جائے تو خواہ دُنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اس کا دوست ہو۔ وہ دُنیا کی ساری دولت خرچ کرنے کے باوجود اسے زندہ نہیں کر سکتا۔ کسی پر بجلی آگرے یا وہ دریا میں غرق ہو جائے یا آگ میں جل جائے یا ہوائی جہاز کے حادثہ میں ہلاک ہو جائے یا ریل اور موٹر کی ٹکر کے نتیجہ میں مر جائے تو کون ہے جو اسے بچا سکے۔ دُنیا کے ڈاکٹر امراض کے علاج میں بڑی بھاری مہارت رکھتے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی طرف سے موت کا پیغام آجاتا ہے تو بڑے بڑے ڈاکٹر منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اور انسان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ پھر ایسی بے حقیقت پناہ گاہوں پر انحصار رکھنا اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف اپنی مدد کے لئے ہاتھ پھیلانا کتنی بڑی نادانی ہے۔

پھر وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فرما کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ انسان کو کامیابی اُسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب وہ ایک غالب ہستی سے تعلق رکھے جیسے کسی نے کہا ہے ؎

یاد غالب شو کہ تا غالب شوی

اور غالب ہستی سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں مگر محض غلبہ کے نتیجہ میں یہ ڈر بھی ہو سکتا ہے کہ دوسرے لوگ ناانصافی کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ صرف عزیز نہیں۔ بلکہ وہ حکیم بھی ہے لیکن اس کے تمام کام اور تمام حکم حکمت پر مبنی ہوتے ہیں اور ان میں کسی ظلم یا حق تلفی کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ پس انسان کی سلامتی کی یہی راہ ہے کہ وہ عنکبوت کی سی خیالی پناہ گاہوں کو چھوڑ کر عزیز و حکیم خدا سے اپنا تعلق پیدا کرے"

(تفسیر کبیر سورۃ عنکبوت صفحہ ۳۲۵)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہر قسم کے سرٹیفکیٹ جن پر چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے دستخط کروانے مقصود ہوں۔ روزانہ ۹ بجے صبح دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں پہنچا دیا کریں۔ اور اسی روز دو بجے بعد دوپہر دفتر سے لے لیا کریں۔ ہر سرٹیفکیٹ کے ہمراہ (متعلقہ وارڈ کے بی ڈی ممبر کی تصدیق شدہ) درخواست بھی ہونی چاہیئے جس میں مطلوبہ سرٹیفکیٹ کی غرض و غایت بیان کی گئی ہو۔

کوئی سرٹیفکیٹ براہ راست چیئرمین کو پیش نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ سب کارروائی دفتر کے توسط سے ہوگی۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

داخلہ ایم اے عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

بی اے کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ۔ طالبات جنہوں نے بی اے میں عربی کا اختیاری مضمون پڑھا ہو اور اب ایم اے عربی کلاس میں داخلہ لینا چاہتے ہوں داخلے کے فارم مکمل طور پر پُر کر کے اور ضروری سرٹیفکیٹس پر ڈیپارٹمنٹل وکیل(؟) سے دستخط کرا کے برائے انٹرویو ۲ اکتوبر بروز بدھ ۱۱ بجے صبح ایم اے عربی کلاس کے کمرے میں اپنے سرپرستوں کے ہمراہ تشریف لے آئیں۔ یونیورسٹی سے مضمون وار تفصیلی نمبر معلوم کر لئے جائیں۔

تھرڈ ڈویژن کے سٹوڈنٹس گورنمنٹ کی آمدہ ہدایت کے مطابق داخلہ نہیں لے سکتے۔ داخلے کے فوراً بعد پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ طالبات کے لئے تعلیم و تدریس کا باپردہ انتظام ہے۔ طالبات ہوسٹل کی رہائش کے لئے محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ گزشتہ سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کالج کا ایم اے عربی کا نتیجہ ۱۰۰ فی صد رہا ہے اور طلباء طالبات یونیورسٹی میں پوزیشن بھی لیتے رہے ہیں۔

احمدی طلباء و طالبات کے لئے اس سلسلہ میں ربوہ کے دینی ماحول سے فائدہ اٹھانے کا بھی زریں موقع ہے وہ ہر ہفتہ امام وقت کے خطبات طیبات سے مستفید ہوں گے۔ اور روحانی برکات سے مالا مال ہوں گے انشاء اللہ۔

قابل لائق اور مستحق طلباء و طالبات کو فیس وغیرہ کے سلسلہ میں مراعات دی جائیں گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلان داخلہ کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ

کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ میں سال اوّل کا داخلہ شروع ہے۔ انٹرویو مورخہ یکم و دو تین اکتوبر ۶۸ء کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک دفتر جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ داخل ہونے والے طلباء اپنے سرپرستوں کے ہمراہ وقت پر جامعہ میں پہنچ جائیں اور اپنی اسناد بھی ساتھ لائیں۔ فارم داخلہ اسی روز دفتر جامعہ سے حاصل کر کے پُر کریں۔ داخلہ کے بعد فوراً کلاس شروع ہو جائے گی اس لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں۔

(پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۵۔ تبوک (ستمبر) کو بعد نماز عصر محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ ایم اے۔ بنت مکرم چوہدری محمد فضل داد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔

سعیدہ اختر صاحبہ کا نکاح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰ تبوک بروز جمعہ بعد نماز عصر مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سکنہ تلونڈی ضلع لائل پور کے ساتھ بعوض ساڑھے تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

درخواست دعا۔ مکرم احمد حسین صاحب ہیڈ کاتب الفضل ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ پیچش بیمار ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۰۲۵